FEDERAL PUBLIC SERVICE COMMISSION
COMPETITIVE EXAMINATION - 2023
FOR RECRUITMENT TO POSTS IN BS-17
UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

Roll Number

ISLAMIC STUDIES

ME ALLOWED: THREE HOURS	PART-I (MCQS) MAXIMUM MARKS = 20
RT-I(MCQS): MAXIMUM 30 MINUTES	PART-II MAXIMUM MARKS = 80

TE: (i) Part-II is to be attempted on the separate Answer Book.
(ii) Attempt ONLY FOUR questions from PART-II. ALL questions carry EQUAL marks.
(iii) All the parts (if any) of each Question must be attempted at one place instead of at differen places.
(iv) Write Q. No. in the Answer Book in accordance with Q. No. in the Q.Paper.
(v) No Page/Space be left blank between the answers. All the blank pages of Answer Book mu be crossed.
(vi) Extra attempt of any question or any part of the question will not be considered.

PART-II

o. 2. What is the Qur'anic argument on the Life Hereafter? What are its impacts on the individual and collective life of a human being? (2

3. Discuss the Holy Prophet's (ﷺ) Role as a Model for Military Strategy. (2

o. 4. Elaborate the rights of daughters granted by Islam and how these are denied by Muslims in the contemporary world? (2

5. Define Ijma'(consensus) and explain its different kinds. Can legislation by a parliament of an Islamic state be regarded as a valid consensus? (2

6. Analyze the Charter of Madina as a social contract. (2

7. What are the motives of extremism in Pakistan? How can the society get rid of extremism by following the teachings of Islam? (2

8. Write notes on the following: (10 each) (2
   (i) Human rights in the light of the Sermon of Farewell Pilgrimage.
   (ii) Social Justice in an Islamic Society.

URDU VERSION

نمبر2: اخروی زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہے؟ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

نمبر3: پیغمبر اقدس ﷺ کی حیات طیبہ جنگی حکمت عملی کے لیے نمونہ عمل ہے، وضاحت کریں۔

نمبر4: اسلام نے بیٹیوں کو کیا حقوق عطا کیے ہیں؟ اس کی وضاحت کریں اور معاصر دنیا کے مسلمان انہیں کیسے ان حقوق سے محروم رکھے ہوئے ہیں؟

نمبر5: اجماع کی تعریف کریں اور اس کی مختلف اقسام کی وضاحت کریں۔ کیا ایک مسلم ریاست کے ذریعے کی گئی قانون سازی کو اجماع قرار دیا جا سکتا

نمبر6: میثاق مدینہ کا بطور سماجی معاہدہ تجزیہ پیش کریں۔

نمبر7: پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات کیا ہیں؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان سے کیسے نجات حاصل کی جا سکتی ہے؟

نمبر8: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں: 10)

(الف)۔ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں حقوق انسانی
(ب)۔ اسلامی معاشرے میں سماجی انصاف

WORLD TIMES

CS CamScanner

سوال نمبر 7:۔ پاکستان میں انتہا پسندی کے محرکات کیا ہیں؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان سے کیسے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

ج۔ **تعارف:۔**

دین میں انتہا پسندی باعث تباہی ہے۔ یہ حد سے آگے بڑھ جانے کا نام ہے۔ اسلام اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ جو شخص اسلام کے احکامات پر غور کرے گا چاہے وہ افریقی ہو یا نوابی وہ محسوس کرے گا کہ اسلامی حکومت کی بنیاد دین، میانہ روی، اعتدال، سہولت اور کشادگی پر قائم ہیں۔ اسلام نے ہر طرح کی انتہا پسندی کی مذمت کی ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں اس سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں اے مسلمانو! ایک معتدل اور بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں کے بارے میں گواہی دو اور رسول تمہارے بارے میں گواہی دیں۔"

رسول ﷺ نے امت کو اس سے ڈرایا اور فرمایا کہ آج تک جتنی بھی امتیں تباہ ہوئیں غلو کی وجہ سے ہوئیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے کہ

"لوگو! تم دین میں غلو سے بچو، کیونکہ اگلی امتوں کو دین میں غلو نے ہی ہلاک کر دیا تھا۔"

عقائد میں انتہا پسندی :-

یہود اور نصاریٰ اپنی انتہا پسندی کی وجہ سے اس انتہا تک کے بڑے بڑے جرائم کے مرتکب ہوئے۔ یہود نے حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اور پھر ان اپنے علماء اور درویشوں کو بھی مافوق الفطرت ہستیاں قرار دے کر انکی عبادت میں مشغول ہو گئے۔

اور یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہیں ان لوگوں کے قول کی مشابہت اختیار کرتے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر اختیار کیا۔ اللہ ان کو ہلاک کر دے کدھر کس طرح حق سے پھرے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے علماء اور اپنے عابدوں کو اللہ کی بجائے معبود بنا لیا اور مسیح بن مریم کو بھی حالانکہ انہیں تو صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ مشرکوں کے شرک سے پاک ہے۔

(توبہ 31:30)

عبادات میں انتہا پسندی :-

حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں رسول ﷺ نے مجھے دسویں ذی الحجہ کے دن رمی کے واسطے چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن کر دینے کے لیے

کہا میں نے آپ کو سات کنکریاں (جو چنے کے دانے کے برابر تھیں) چن کر دیں۔ آپ اپنی سواری پر تھے اور ان کنکریوں کو اپنے دست مبارک میں رکھتے ہوئے فرما رہے تھے: "ان جیسی کنکریوں سے رمی کرو۔" (جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کنکریوں کے بجائے پتھر اٹھا رہے ہیں تو) آپ نے فرمایا کہ "اے لوگو! تم دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ اگلی امتوں کو دین میں غلو نے ہی ہلاک و برباد کیا تھا" (نسائی).

(انتہا پسندی کے محرکات)

1) سیاسی غلبہ و استبداد اور آزادی حق کے پامالی:-

مغربی لادینی سامراجی نظام ہو یا مسلم ملوکیت اور آمریت جب بھی انسان کے بنیادی حقوق جان، مال، دین، نسل اور مال کو نشانہ بنایا جائے گا اور افراد کو ان کے حقوق سے محروم کیا جائے گا فطری طور پر شدت پسندی ردعمل کی شکل میں نظر آئے گی۔ فلسطین میں امریکہ اور برطانیہ کی سرپرستی میں اسرائیلی جارحیت و بربریت ہو یا کشمیر میں ہندوستانی سیکیورٹی فورسز کی درندگی جب بھی اور جہاں بھی انسانوں کو ان کے حقوق سے محروم کیا جائے گا فطری طور پر سے انتہا پسندی کا ظہور ہو گا۔

2) غربت اور افلاس اور عدل سے محرومی:-

انسانی تاریخ میں ایسے معاشرے تو مل جاتے ہیں
جہاں فاقہ کشی ہو، غربت ہو لیکن معاشرے میں عدل
ہو۔ ایسے معاشرے نہیں مل سکتے جہاں عدل نہ ہو اور اس
کے باوجود امن، سکون اور تحفظ پایا جائے جب بھی کسی قوم
کو عدل سے محروم کیا جائے گا اس میں انتہا پسندی فطری
عمل کے طور پر پیدا ہو گی۔

۵۔ سیاسی استحصال :-

انتہا پسندی کے پیدا ہونے
کا سب سے بڑا سبب صحت مند سیاسی ماحول اور فضا
کا موجود نہ ہونا ہے۔ سیاسی آزادیوں کا پامال کیا جانا
متاثرہ افراد کو غیر سیاسی غیر جمہوری ثبوت
لینے ذرائع کے استعمال پر مجبور کرتا ہے اور وہ
جابرانہ سیاسی تسلط کو ختم کرنے کے لیے انتہا پسندی
ذرائع کا استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتے
ہیں۔

۶) معاشرتی اور معاشی غلبہ :-

معاشرتی اور معاشی
غلامی اور ناانصافی متاثرہ افراد کو قوت کے ذریعے
اپنے حقوق کے حصول پر ابھارتی ہے۔ اور معاشرے
کے مختلف طبقات میں انتہا پسند ذرائع کا استعمال
عام ہو جاتا ہے۔ ان کا حل قوت کے ذریعے

ان تحریکات کو روکنا ممکن نہیں ہو سکتا جب تک ان اسباب کو دور نہ کیا جائے اندھی قوت ان مسائل کا حل نہیں کر سکتی۔

5) کچھ نہ کھونے کا احساس:

ہوا خلق اور بعض اوقات خود کسی ملک پر بیرونی سامراجی برسر اقتدار ٹولہ جب ظلم و بربریت کی حدیں پھلانگ جاتا ہے اور ایک خاندان کا چشم و چراغ یہ دیکھتا ہے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے والد خاندان کو شہید کر دیا گیا ہے اس کا مکان نذر آتش کر دیا گیا ہے حتیٰ کہ اس کے مویشی ہلاک کر دیئے گئے ہیں پھر اسے کچھ بھی مزید کچھ نہ کھونے کا احساس اس بات پر مجبور کر دیتا ہے کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اور سفاک گروہ کو ایک فوج کو اسلحہ بارود کو نشانہ بنا کر اپنے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کی تپش میں کچھ کمی کرے یہ واقعہ الجزائر ہو، عراق میں ہو، فلسطین میں ہو سری لنکا میں ہو، کشمیر میں ہو یا چیچنیا میں اس کی اصل ذمہ داری اس ظلم اور سفاکی پر عائد ہوتی ہے جس نے ایک فرد کو گویا دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا اور اس کے پاس آخری حربے کے سوا کوئی ذریعہ انتقام باقی نہ رہا ہو۔

نجات کا طریقہ کار

1) انصاف کی فراہمی:

جس جگہ انصاف کی فراہمی کو
یقینی بنایا جائے وہاں انکی شدت کو کسی کافی حد
تک کم کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے پاکستان جیسے
غیر ترقی پذیر ممالک میں جہاں غریبوں غرباء کو انصاف
کی فراہمی میں اکثر مشکلات درپیش رہتی ہیں
ان کو بروقت انصاف کی فراہمی کو فوراً اور
آسان بنایا جائے اور حق تلفی سے بچا جائے کسی
کی بھی اس کے رتبہ کے باوجود۔ اس طرح انتہا
پسندی کو کم کیا جا سکتا ہے۔

2) سائنسی علوم کی فراہمی:

طلباء کو جدید
سائنسی علوم سے روشناس کروانا ضروری ہے
خاص طور پر مدارس کے طلباء قرآن دین کی
تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنسی علوم کی فراہمی کو بھی
فروغ دیا جائے ورنہ اس سے انتہا پسندی جنم
لیتی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار کا
سبب بنتی ہے۔

3/ بنیادی ضروریات کی فراہمی:-

بنیادی ضروریات جو چاہے
وہ رہائش ہو تعلیم ہو خوراک ہو ان سب کی فراہمی کو
یقینی بنایا جائے اور کوئی اس سے محروم نہ رہے۔
ذرائع کا منصفانہ تقسیم کیا جائے۔ یہ صرف
ایک معاشرے کے لوگوں پر نہیں بلکہ حکومتوں پر
ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ صوبوں میں بھی
ذرائع کی منصفانہ تقسیم کو فروغ دیں۔ تاکہ کوئی
کم تر محسوس نہ کرے اور ان کے اقتصادی اور معاشی حالات
کو بہتر بنایا جاسکے۔

نتیجہ:-

اس سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ انتہا پسندی
کی اسلام میں سخت مذمت کی گئی ہے۔ اس کی بہت سے محرکات
ہیں جو معاشرے میں اس کو جنم دیتے ہیں اور مزید وہ
انتشار کا سبب بنتے ہیں۔ اس سے نجات کے لیے
ضروری ہے کہ لوگوں کو انصاف کی فراہمی کو
اور بنیادی ضروریات کی فراہمی، تعلیم سب فراہم
فراہم کیا معاشرے کے غریب طبقے کو ورنہ اگر یہ محرکات
نہ روکے گئے تو معاشرے کو گہری حد تک نقصان
پہنچا سکتے ہیں۔